# زندگی کے تمام شعبے میں اسلامی شریعت کو حکم وفیصل ماننے کے وجوب

## سے متعلق قرآن مجید سے ساٹھ دلیلیں اور حاکمیت کے صحیح معنی ومفہوم کی وضاحت

ترتیب:

ماجد بن سلیمان الرسی

**الترجمة الأردية** لكتاب: **ستون دليلا قرآنيا على وجوب التحاكم إلى شريعة الإسلام في جميع شئون الحياة،**

**وتوضيح المعنى الصحيح لمصطلح الحاكمية** لفضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

# تفصیلاتِ کتاب:

| | | |
|---|---|---|
| ٭کتاب | : | زندگی کے تمام شعبے میں اسلامی شریعت کو حکم وفیصل ماننے کے وجوب سے متعلق قرآن سے ساٹھ دلیلیں اور حاکمیت کے صحیح معنی ومفہوم کی وضاحت |
| ٭ ترتیب | : | فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي |
| ٭ترجمہ | : | شیخ فضل الرحمن ندوی |
| ٭سن اشاعت | : | 2021-1442 |
| ٭صفحات | : | 26 |
| ٭ایمیل (ترجمہ کمیٹی) | : | Ghiras4Translation@gmail.com |


الكتاب منشور في موقع صيد الفوائد واسلام هاوس:

/http://www.saaid.net/kutob

/https://islamhouse.com/ar/showall/hi/3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، أمابعد!

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو حکم وفیصل ماننا اور اس کے مطابق فیصلے کرنا دین کے اصول اور اسلام کی بنیاد کا حصہ ہے۔ دین کے اس اصول وضابطہ کو عملی جامہ پہنانے والا ہی حقیقت میں مخلوق کے تئیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے کمال ملکیت وکمال تصرف کے تقاضہ کو پورا کرنے والا ہے، کیونکہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں ہے جس کا حکم سکۂ رائج الوقت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ألا لہ الخلق و الأمر “(یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا) علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ حکیم و دانا ہے، وہ اپنی مخلوق کے مفادات سے سب سے زیادہ باخبر، ان پر رحم کرنے والا اور ان کی سعادت ونجات کے تمام راستوں اور ذرائع کا علم رکھنے والا ہے۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دنیا کے وہ تمام خطے وممالک جہاں اسلامی شریعت کی تنفیذ ہوتی ہے، وہاں کے مسلمان اور غیر مسلم سب صدیوں سے امن وخوشحالی اور سماجی عدل وانصاف کی نعمت سے بہرور ہو رہے ہیں اور اس خیر وبرکت کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اس کے برخلاف وہ ممالک جہاں انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کا نفاذ ہوتا ہے (وہاں امن وشانتی اور عدل وانصاف کے بجائے جرائم اور مظالم کی شرح بڑھی ہوئی ہے)، عالمی اعداد وشمار کے ذریعہ ان حقائق کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت ہی اللہ کے بندوں کے لئے حکم وفیصل ہے، اس تعلق سے بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا ہے اور نہ اس موضوع پر مناقشہ ومباحثہ کی کبھی نوبت آئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مسلم معاشرہ میں اسلامی شریعت کے نفاذ کے بعد بھی ظلم وزیادتی، کمی وکوتاہی اور افراط وتفریط کے کچھ واقعات پیش آئے ہیں تاہم مسلمانوں کی عمومی روش یہی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی شریعت کا نفاذ ہو۔ صدیوں تک یہی صورتحال رہی ہے، پھر صلیبی جنگوں کا دور آیا اور مسلمان شان وشوکت کے اعتبار سے کمزور ہوگئے۔ اس کے بعد جب محکوم ممالک

استعماری طاقتوں کے چنگل سے آزاد ہوئے تو اسلام اور مسلمانوں سے بغض و عناد رکھنے والی ان سامراجی طاقتوں نے اپنے بعد ایسے دم چھلوں اور پٹھوؤں کو متعین کر دیا جو تھے تو مسلمان لیکن ان کی تعلیم و تربیت مغربی تعلیمی اداروں میں ہوئی تھی اور انھوں نے اہل مغرب کے افکار و نظریات سے خوشہ چینی کی تھی۔ جب مسلمانوں کی اس مغرب زدہ نسل نے زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لیا تو ان ہی اہل مغرب کے طریقے اور قوانین کو اپنے زیر اقتدار ممالک میں نافذ کیا۔

معاملہ یہیں نہیں رکا بلکہ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ حکمرانی اور حاکمیت کے فکر و خیال سے کچھ ایسے لوگ بھی متاثر ہوئے جو اسلامی دعوت کی طرف اپنا انتساب کرتے ہیں ۔ اسلامی دعوت سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں نے (عوام الناس کی حمایت اور ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ) شروع میں تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق حکومت کرنے کی بات کی۔ (لیکن جب حکومت سازی کے لئے انہیں اکثریت حاصل ہو گئی تو) وہ ایسی تمدنی حکومت قائم کرنے کا مطالبہ کرنے لگے جس میں شریعت کو نظام حکومت و قانون سازی کے مآخذ میں سے ایک ماخذ کی حیثیت حاصل ہو اور اسے حکومتی معاملات میں مکمل طور پر بالادستی حاصل نہ ہو، صرف قانون میراث اور نکاح و طلاق و خلع جیسے عائلی و شہری معاملات کی حد تک ہی شرعی احکام کا عمل دخل ہو۔ جب ان سے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو زندگی کے تمام شعبے و گوشے میں نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے اس سے روگردانی کی اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ ہم اللہ کی مدد سے محرومی اور اس کی نازل کردہ شریعت کے تعلق سے بدنیتی کا شکار ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اس مختصر کتابچہ میں ان قرآنی آیات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کی حاکمیت کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ یہ کل ساٹھ آیتیں ہیں۔ اگر اللہ کی نازل کردہ شریعت کو حکم و فیصل ماننے کے وجوب پر دلالت کرنے والی صرف ایک آیت قرآن مجید میں موجود ہوتی تب بھی کافی ہوتی، اس لئے کہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کا پابند بنانے کے لئے قرآن مجید کی صرف ایک آیت کافی ہے، لیکن یہاں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسلامی شریعت کی حاکمیت کے وجوب پر دلالت کرنے والی ساٹھ آیتیں نازل کر دی ہیں اور ان آیات تک مسلمانوں کی رسائی کو آسان کر دیا ہے۔ ان آیتوں کے بعد میں نے چند علمائے راسخین کے فتاوے اور بیانات بھی ذکر کر دئے ہیں۔ دین کے اس اصول سے روگردانی کرنے والوں کے خلاف یہ کتنی بڑی حجت ہے۔ قیامت کے دن کتنا نامراد ہو گا وہ شخص جس کے خلاف قرآن کی حجت قائم ہو جائے گی۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ میں نے اپنی اس کتاب میں "حاکمیت" کی اصطلاح کا بھی جائزہ لیا ہے جس کی دہائی کچھ لوگ اس طور پر دیتے ہیں کہ اسے توحید کی ایک چوتھی قسم قرار دیتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ توحید ربوبیت اور توحید الوہیت کے لوازمات میں سے ہے، اور اسے بروئے عمل لانا توحید کو بروئے عمل لانے کا ایک حصہ ہے ،اس لئے کہ تکوینی حکم اور شرعی حکم سب کا اختیار رب تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ جب شریعت کے مطابق فیصلہ حکم شرعی میں داخل ہے تو پھر شریعت کی حاکمیت توحید ربوبیت اور توحید الوہیت میں ضمنی طور پر داخل ہے لیکن اس کی ایک علاحدہ قسم نہیں ہے۔

شریعت کے مطابق حکمرانی اور فیصلے کی عملی تطبیق کے معاملہ میں دو گروہ گمراہ ہوگئے، **ایک گروہ** نے اس پر عمل نہیں کیا اور اس سے روگردانی کرتے ہوئے مشرق و مغرب میں رائج قوانین کے مطابق حکومت کی، اسی قبیل سے وہ لوگ بھی ہیں جو جمہوریت اور تمدنی حکومت قائم کرنے کی بات کرتے ہیں۔

**دوسرے گروہ** نے اس معاملہ میں غلو پسندی کی راہ اختیار کرتے ہوئے شریعت کی حاکمیت کے وجوب کو توحید کی ثابت شدہ تین قسموں کے بعد ایک چوتھی نئی قسم قرار دے دیا۔

اس معاملہ میں اہل سنت نے درمیانی راہ اختیار کرتے ہوئے سیاست و قضاء، پرسنل لاء یعنی نکاح و طلاق و خلع اور وراثت وغیرہ تمام شعبہائے حیات میں قرآن و سنت سے ثابت شدہ احکام کی تنفیذ کی اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کی "ومن أحسن مِن اللهِ حُكما لقوم يوقنون" (اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟)۔

**وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلّم تسليما كثيراً**

بقلم: ماجد بن سلیمان الرسی

22/ محرم 1440ھ

# اللہ تعالیٰ ہی تنہا حاکم ہے

1۔"ألا له الخلق و الأمر"[1] (یادرکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا) شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"خلق" یعنی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کے تکوینی اور تقدیری احکام شامل ہیں اور "الأمر" میں اللہ کے دینی و شرعی احکام کے ساتھ آخرت میں پیش آنے والے جزاء و سزا سے متعلق احکام شامل ہیں۔

2۔"إن هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم و يبشّر المؤمنين الذين يعملون الصالحات أن لهم أجراً كبيراً" (یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے) شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اس آیت میں قرآن مجید کی رفعت و بلندی اور جلالت شان کے بارے میں خبر دے رہا ہے کہ یہ بالکل سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، یعنی یہ عقائد و اعمال اور اخلاق کے باب میں سب سے اعلیٰ و سب سے زیادہ قرین انصاف راستہ کی طرف رہنمائی کرنے والی کتاب ہے، لہٰذا جو شخص قرآن کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چل پڑا وہ زندگی کی تمام سرگرمیوں میں سب سے زیادہ کامل، سب سے زیادہ راہِ راست پر چلنے والا اور سب سے زیادہ ہدایت یافتہ انسان ہے۔

3۔"اليوم أكملت لكم دينكم و أتممت عليكم نعمتي و رضيتُ لكم الإسلام ديناً" (آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا)۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آج میں نے اپنی مدد و تائید اور شریعت کی تکمیل کے ذریعہ تمہارے دین اسلام کو مکمل کر دیا اور تمہارے لئے اپنی نعمتوں کی تکمیل اس طور پر کر دی کہ تمہیں جاہلیت کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کے سامنے لا کھڑا کیا اور تمہارے لئے بطور دین اسلام کو پسند کر لیا، لہٰذا تم سب اس دین کو لازم پکڑو اور اس کے دامن کو ہاتھ سے چھوٹنے نہ دو۔

---

[1] سورۃ الأعراف:54

4۔"و ربك يخلق ما يشاء و يختار ما كان لهم الخيرة سبحان الله و تعالىٰ عمّا يشركون" (اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں، اللہ ہی کے لئے پاکی ہے، وہ بلند تر ہے ہر اس چیز سے کہ لوگ شریک کرتے ہیں)

شیخ عبد الرحمٰن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ آیات اس عموم پر دلالت کر رہی ہے کہ ساری مخلوقات اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے، ساری کائنات پر اللہ ہی کی مشیئت و مرضی نافذ ہوتی ہے اور اشخاص و احکامات اور زمانے و مقامات میں سے کچھ بھی منتخب کرنے کا اختیار تنہا اللہ کے پاس ہے۔ دنیا میں کسی کو بھی حکم دینے یا کسی چیز کو چننے کا اختیار نہیں ہے۔ لوگ جو کچھ بھی شریک کرتے ہیں اس سے اللہ کی ذات پاک وصاف ہے، اس کا کوئی بھی شریک، پشت پناہ اور مددگار نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد اور شریک حیات ہے جیسا کہ مشرکین نے اللہ کی ذات میں ان سب چیزوں کو شریک ٹھہرا رکھا ہے۔

5۔"و لا يشرك في حكمه أحدا" (اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا)

6۔"إن الحكم إلا لله أمر ألّا تعبدوا إلّا إياه ذلك الدين القيم و لكن أكثر الناس لا يعلمون" (فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے)

7۔یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے کہا تھا:"إن الحكم إلا لله عليه توكلت و عليه فليتوكل المتوكلون"(حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے)

8۔"إن الحكم إلّا لله يقصّ الحق و هو خير الفاصلين"(حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے، اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے)

9۔"فالحكم لله العلي الكبير" (پس اب فیصلہ اللہ بلند و بزرگ ہی کا ہے)

10۔"و هو الله لا إله إلّا هو له الحمد في الأولىٰ و الآخرة و له الحكم و إليه تُرجعون"(وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے، اسی کے لئے فرمانروائی ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے)

11۔"و لا تدع مع الله إلها آخر لا إله إلّا هو كل شيء هالك إلّا وجهه له الحكم و إليه تُرجعون"(اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا، بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ (اور ذات) اسی کے لئے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے)

## اسلامی شریعت کو حکم وفیصل ماننا واجب ہے

12۔"فلا و ربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت و يسلّموا تسليما"(سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں)

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تحکیم میں دین کے اصول و فروع اور کلی و جزئی تمام احکام شامل ہیں۔[1]

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: جو شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے دائرہ سے باہر نکل گیا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر یہ بات کہی ہے کہ وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تمام مختلف فیہ دینی و دنیاوی امور میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے راضی نہ ہو جائے اور آپ کے فیصلہ کے بارے میں اس کے دل میں کوئی تنگی باقی نہ رہے۔ قرآن مجید میں اس اصل کے دلائل بکثرت موجود ہیں۔[2]

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنی مقدس و مکرم ذات کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام معاملات میں حکم وفیصل نہ مان لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم صادر کر دیا ہے وہی حق ہے، ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے اس حکم کی تعمیل واجب ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ دیا ہے کہ "ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت و يسلّموا تسليما" یعنی جب وہ آپ کو حکم وفیصل مان لیتے ہیں

---

[1] التوضيح و البيان لشجرة الإيمان، ص39، معمولی حذف واضافہ کے ساتھ

[2] مجموع الفتاوی(28/471)

تو وہ ظاہری طور پر ہی نہیں بلکہ دل سے آپ کی اطاعت کرتے ہیں اور آپ کے فیصلہ کے تعلق سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی و ناخوشی محسوس نہیں کرتے ہیں، ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے آپ کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں، نہ آپ کے فیصلہ کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، نہ اس پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور نہ اپنے موقف کا دفاع کرتے ہیں۔ ابن کثیر رحمہ اللہ کی بات ختم ہوئی۔

ابن قیم رحمہ اللہ اس آیت کی تشریح میں کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ معزز و مکرم چیز کی قسم کھائی ہے اور اللہ عزوجل کی ذات ہے۔ یہ قسم اس حقیقت کو بیان کرنے کے لئے کھائی گئی ہے کہ لوگوں کا ایمان اس وقت تک پائے ثبوت کو نہیں پہنچ سکتا ہے اور وہ اس وقت تک اہل ایمان نہیں کہے جاسکتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمام نزاعی معاملات میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حکم و فیصل نہ مان لیں۔ نزاعی معاملات سے مراد وہ مسائل ہیں جو دینی امور سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو لے کر اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ آیت میں لفظ "ما" موصولہ عموم کے لئے ہے، اس سے ایمان کی نفی ہوتی ہے جبکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اختلافی امور میں حکم تسلیم نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس میں یہ بھی شامل کر دیا کہ مومن ہونے کے لئے حکم رسول پر شرح صدر ہونا ضروری ہے۔ حکم رسول سامنے آجانے کے بعد لوگ اپنے دلوں میں اس کے تئیں تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ اسے مکمل شرح صدر کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیں اور اس کے آگے اپنا سر جھکا دیں، اسے بادل نخواستہ قبول کرنے والی کیفیت نہ ہو اور نہ اسے ہلکے میں لیا جائے، اس لئے کہ یہ ایمان کے منافی ہے، لہٰذا سچا پکا مومن ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکم رسول کو بشاشت قلب اور شرح صدر کے ساتھ برضا و خوشی قبول کیا جائے۔

حکم رسول کو قبول کرنے کے سلسلہ میں بندہ اگر اپنی اندرونی حالت و کیفیت کا جائزہ لینا چاہتا ہے تو اسے اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے اور اپنی چاہت و مرضی اور چھوٹے بڑے مسائل میں اپنے اسلاف کی تقلید کے خلاف حکم رسول کے سامنے آنے کے بعد اسے اپنے دل کی کیفیت کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ "بل الإنسان على نفسه بصيرة و لو ألقى معاذيرة" (بلکہ انسان خود اپنے اوپر آپ حجت ہے اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے)

سبحان اللہ، بہت سے لوگوں کے دلوں میں بہت سے نصوص کے تعلق سے کس قدر درد و تکلیف کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور ان کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ کاش اس طرح کا کوئی نص وارد ہی نہ ہوا ہوتا، اس طرح کے نصوص سے ان کے جگر میں

بھی درد اٹھتا ہے اور کچھ نصوص کی وجہ سے ان کے حلق میں بھی ٹیس اٹھتی ہے۔ ایک دن ان کی یہ اندرونی کیفیت و تکلیف طشت از بام ہو جائے گی اور جس دن بھیدوں کی جانچ پڑتال ہو گی اس دن ان کے لئے یہ سب رسوائی کا باعث ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے اسی پر بس نہیں کیا ہے بلکہ اس نے تاکید کے طور پر آگے "و یسلموا تسلیما" کا بھی اضافہ کیا ہے۔ آیت کے اس حصہ میں اللہ تعالیٰ نے فعل کو اس کے قائم مقام مصدر کے ذریعہ مؤکد استعمال کیا ہے، گویا ایک ہی جملہ میں ایک فعل کا بطور تاکید دوبار استعمال ہوا ہے اور آیت کے اس مؤکد حصہ کا پیغام یہی ہے کہ حکم رسول کے سامنے مکمل اطاعت و سپردگی کی کیفیت ہونی چاہئے اس طور پر کہ بندہ اس حکم کے سامنے اطاعت اور تسلیم و رضا کا پیکر بن جائے۔ اس حکم رسول کو ماننے میں قہر و جبر کی کیفیت نہ ہو جیسے مغلوب و مقہور انسان قاہر و جابر کے سامنے بادل نخواستہ جھک جاتا ہے، بلکہ بندہ مومن حکم رسول کو اپنے آقا و مولیٰ کا حکم سمجھ کر اس کے آگے جھکتا ہے، کیونکہ وہ اس کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ اور جھکنے والا جانتا ہے کہ اس کی کامیابی و خوش بختی آقا و مولیٰ کے حکم کے سامنے جھک جانے ہی میں ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا آقا و مولیٰ اس کی جان سے بھی زیادہ اس کی ترجیح کا مستحق ہے، اس سے زیادہ رحیم و شفیق، سب سے زیادہ اس کے خیر خواہ، سب سے زیادہ اس کے مفادات کو جاننے والے اور سب سے زیادہ اسے فائدہ پہنچانے والے ہیں۔

بندہ کو جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تعلق سے ان حقائق کا علم ہو جاتا ہے وہ آپ کے حکموں کے سامنے جھک جاتا ہے، خود سپردگی کر دیتا ہے، اس کے دل کا ذرہ ذرہ اطاعت کے جذبہ سے معمور ہو جاتا ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس درجہ تسلیم و رضا کے بغیر کسی طرح کی سعادت و کامرانی کا حصول ممکن نہیں ہے۔[1]

اس تعلق سے ابن قیم رحمہ اللہ کا ایک عمدہ کلام ان کی کتاب "الصواعق المرسلۃ" میں بھی منقول ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی مقدس ذات کی قسم کھا کر یہ بات کہی ہے کہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے ہیں جب تک کہ اپنے تمام اختلافی معاملات و مسائل میں اللہ کے رسول کو اپنا حکم و فیصل نہ مان لیں اور صرف حکم و فیصل ماننا ہی حصول ایمان کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ رسول جو فیصلہ کر دیں اس پر دلوں میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کی جائے اور لوگ حکم رسول کے آگے مکمل طور پر تسلیم و رضا کا نمونہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فلا و ربّك لا یؤمنون حتی یحکموك

---

[1] الرسالۃ التبوکیۃ، ص80-83

فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت و يسلموا تسليما“اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قول کو کئی طرح کی تاکید کے ذریعہ مؤکد کیا ہے:

پہلی تاکید: جس بات کے اوپر قسم کھائی گئی ہے اسے حرف نفی سے شروع کیا گیا ہے، اس میں مقسم علیہ کی مؤکد نفی شامل ہے۔ منفی جملہ میں یہ تاکید ویسے ہی ہے جیسے مثبت جملہ کی تاکید ”اِن“ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

دوسری تاکید: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔

تیسری تاکید: مقسم علیہ کے تعلق سے فعل کا ایسا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو حدوث پر دلالت کرتا ہے، یعنی ایمان کا کوئی جزء یا اس کی کوئی شکل ان کے اندر اس وقت تک پائی نہیں جاسکتی جب تک کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ مان لیں۔

چوتھی تاکید: بطور غایت ”اِلّا“ کے بجائے ”حتی“ کا استعمال کیا گیا ہے، اس کے ذریعہ یہ بتانا مقصود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ماننے کے بعد ہی ایمان کا وجود ہوگا، ”حتی“ کے سلسلہ میں یہ قاعدہ ہے کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل میں داخل ہوتا ہے۔

پانچویں تاکید: مُحَکَّم فیہٖ (جس معاملہ میں حکم بنایا جانا ہے) کے لئے اسم موصول کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: ”فيما شجر بينهم“ یعنی چھوٹے بڑے تمام متنازع معاملات میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم مانیں۔

چھٹی تاکید: اس میں ”حرج“ کی نفی کو بھی شامل کر دیا گیا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے دل میں تنگی محسوس کرنا۔

ساتویں تاکید: ”حرج“ کو نفی کے ساتھ نکرہ لایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ رسول کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں کسی بھی طرح کی کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔

آٹھویں تاکید: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے فیصلے کو عموم کے صیغہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، یعنی ”مما قضیت“ میں ”ما“ یا تو مصدریہ ہے، اس میں آپ کے دیئے ہوئے تمام فیصلے شامل ہوں گے، یا پھر ”ما“ موصولہ ہے، یعنی ہر وہ شخص جس کے تعلق سے آپ نے کوئی فیصلہ سنا دیا، اس میں ہر وہ شخص شامل ہوگا جس کے متعلق آپ کا کوئی فیصلہ آیا۔

نویں تاکید: اسی کے ساتھ اس میں "التسلیم" کا اضافہ بھی کیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ماننے اور آپ کے فیصلہ سے دل میں تنگی محسوس نہ کرنے سے زائد ایک چیز ہے، کیونکہ آپ کو حکم ماننے والا شخص ضروری نہیں ہے کہ آپ کے فیصلہ سے دل میں تنگی محسوس نہ کرے، اور آپ کے فیصلہ سے دل میں تنگی محسوس نہ کرنے والا شخص ضروری نہیں کہ اس فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والا بھی ہو، اس لئے "التسلیم" میں یہ شامل ہے کہ وہ آپ کے حکم سے مکمل طور پر خوش اور مطمئن ہو اور حکم کی تعمیل کرنے پر آمادہ ہو۔

دسویں تاکید: "التسلیم" کے فعل کو مصدر کے ذریعہ مؤکد کیا گیا ہے۔[1]

13۔ "إنّما كان قول المؤمنين إذا دُعوا إلى الله و رسوله ليحكم بينهم أن يقولوا سمعنا و أطعنا و أولئك هم المفلحون" (**ایمان** والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں)

شیخ عبد الرحمٰن بن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان مومنین کی یہ بات مبنی بر حقیقت ہے جنہوں نے اپنے ایمان کی تصدیق اپنے اعمال سے کر دی، انہیں جب فیصلے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے، چاہے وہ فیصلہ ان کی خواہش کے موافق ہو یا بر خلاف، وہ کہتے ہیں: "سمعنا و أطعنا" یعنی ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو سن لیا، جس نے ہمیں اس کی دعوت دی ہم نے اس کی دعوت پر لبیک کہا، ہم نے کسی طرح کی تنگی کے بغیر مکمل طور پر اطاعت کی۔ اس کے بعد کہا "أولئك هم المفلحون" یعنی ایسے ہی لوگوں کے لئے فلاح کو خاص کر دیا، فلاح مطلوب کو پالینے کی کامیابی اور ناپسندیدہ چیز سے نجات پا جانے کا نام ہے۔ اور فلاح تو صرف اسی کا مقدر ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کو حکم مان لیا اور اللہ و رسول کی اطاعت کا قلادہ اپنی گردن میں ڈال لیا۔

14۔ "إنا أنزلنا إليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما أراك الله و لا تكن للخائنين خصيما" (**یقیناً ہم نے تمہاری طرف** حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والے کے حمایتی نہ بنو)

---

[1] الصواعق المرسلة على الجهمية و المعطلة (1520-1521)

15۔"و من لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون" (جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں)

16۔"و من لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون"(اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں)

17۔"و من لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون"(اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں)

18۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا:"فاحكم بينهم بما أنزل الله و لا تتبع أهوائهم عما جاءك من الحق" (اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجئے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے)

19۔"و أن احكم بينهم بما أنزل الله و لا تتبع أهوائهم و احذرهم أن يفتنوك عن بعض ما أنزل الله إليك" (آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجئے اور ان سے ہوشیار رہئے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے اِدھر اُدھر نہ کریں)

20۔ "و ما اختلفتم فيه من شيء فحكمه إلى الله ذلكم الله ربي عليه توكلت و إليه أنيب" (اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے، یہی اللہ میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا ہوں)

21۔"إن الله يحكم ما يريد" (یقیناً اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے)

22۔"و الله يحكم لا معقب لحكمه و هو سريع الحساب"(اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں، وہ جلد حساب لینے والا ہے)

23۔"ذلكم حكم الله يحكم بينكم و الله عليم حكيم"(یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے)

24۔"ثم جعلناك على شريعة من الأمر فاتبعها و لا تتبع أهواء الذين لا يعلمون إنهم لن يغنوا عنك من الله شيئاً و إن الظالمين بعضهم أولياء بعض و الله وليّ المتقين" (پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔ (یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے (سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے)

25۔"و كذلك أنزلناه حكما عربيا" (اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے)

26۔"أفغير الله ابتغي حكما و هو الذي أنزل إليكم الكتاب مفصّلا" (تو کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا ہے کہ اس نے ایک کتاب کامل تمہارے پاس بھیج دی ہے)

# احکام اور فیصلے کے لئے غیر اسلامی شریعت کی طرف رجوع کرنا اللہ تعالیٰ کے خصائص میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ہے

27۔"أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين ما لم يأذن به الله و لو لا كلمة الفصل لقضي بينهم و إن الظالمين لهم عذاب أليم" (کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا، یقیناً ان ظالموں کے لئے ہی دردناک عذاب ہے)

# تمام انبیاء نے ان ہی شریعتوں کے مطابق فیصلے کئے جو اللہ نے ان پر نازل کی تھی

28۔"لكل جعلنا منكم شرعة و منهاجا" (تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے)

29۔ ”شرع لكم من الدين ما وصّى به نوحا و الذي أوحينا إليك و ما وصينا به إبراهيم و موسىٰ و عيسىٰ أن أقيموا الدين و لا تتفرقّوا فيه كبُر على المشركين ما تدعوهم إليه الله يجتبي إليه من يشاء و يهدي إليه من ينيب“(اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے)

30۔ ”يا داوود إنا جعلناك خليفة في الأرض فاحكم بين الناس بالحق و لا تتبع الهوى فيضلّك عن سبيل الله إن الذين يضلّون عن سبيل الله لهم عذاب شديد بما نسوا يوم الحساب“ (اے داود! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنادیا، تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے)

# اللہ تعالیٰ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا اور سب حاکموں کا حاکم ہے، اس کے فیصلہ سے بہتر کسی کا فیصلہ نہیں ہے

31۔ ”و إن كان طائفة منكم آمنوا بالذي أرسلتُ به و طائفة لم يؤمنوا فاصبروا حتى يحكم الله بيننا و هو خير الحاكمين“(اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اس حکم پر جس کو دے کر مجھے بھیجا گیا ایمان لے آئے ہیں اور کچھ ایمان نہیں لائے ہیں تو ذرا ٹھہر جاؤ! یہاں تک کہ ہمارے درمیان اللہ فیصلہ کئے دیتا ہے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے)

32۔ ”و اتبع ما يوحى إليك و اصبر حتى يحكم الله و هو خير الحاكمين“ (اور آپ اس کی اتباع کرتے رہئے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا ہے)

33۔ ”و هو خير الحاكمين“ (اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا ہے)

34-”و نادى نوح ربَّه فقال ربِّ إن ابني من أهلي و إن وعدك الحق و أنت أحكم الحاكمين“(نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ میرے رب! میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے)

35-”أليس الله بأحكم الحاكمين“(کیا اللہ تعالیٰ تمام حاکموں سے بہتر حاکم نہیں ہے)

36-”أفحكم الجاهلية يبغون و من أحسن من الله حكما لقوم يوقنون“(کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں، یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟)

## اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ شرعی احکام پر صبر کرنا واجب ہے

37-”و اصبر لحكم ربّك فإنك بأعيننا و سبّح بحمد ربك حين تقوم“ (تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے، بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، صبح کو جب تو اٹھے تو اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر)

38-”فاصبر لحكم ربّك و لا تكن كصاحب الحوت إذ نادى و هو مكظوم“ (پس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے (انتظار کر) اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کی)

39-”فاصبر لحكم ربك و لا تطع منهم آثما أو كفوراً“ (پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا نہ مان)

## اسلامی شریعت کو حکم و فیصل ماننے سے اعراض کرنا منافقین کی صفت ہے

40-”و إذا دُعوا إلى الله و رسوله ليحكم بينهم إذا فريق منهم معرضون“ (جب یہ اِس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے جھگڑے چکا دے تو بھی ان کی ایک جماعت منہ موڑنے والی بن جاتی ہے)

41۔"ألم تر إلى الذين أوتوا نصيبا من الكتاب يُدعون إلى كتاب الله ليحكم بينهم ثم يتولى فريق منهم و هم معرضون" (کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں ایک حصہ کتاب کا دیا گیا ہے وہ اپنے آپس کے فیصلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں، پھر بھی ایک جماعت ان کی منہ پھیر کر لوٹ جاتی ہے)

42۔"ألم تر إلى الذين يزعمون أنهم آمنوا بما أنزل إليك ما أُنزل من قبلك يريدون أن يتحاكموا إلى الطاغوت و قد أُمروا أن يكفروا به و يريد الشيطان أن يُضلّهم ضلالا بعيدا" (کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعوی تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے، لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دور ڈال دے)

# آخرت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی حاکمیت ہو گی

43۔"فالله يحكم بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون" (قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کر دے گا)

44۔"فالله يحكم بينكم يوم القيامة" (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا)

45۔یہود کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:"و إن ربك ليحكم بينهم يوم القيامة فيما كانوا فيه يختلفون" (بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا)

46۔"الله يحكم بينكم يوم القيامة فيما كنتم فيه تختلفون" (بیشک تمہارے سب کے اختلاف کا فیصلہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ آپ کرے گا)

47۔"ثم إليّ مرجعكم فأحكُمُ بينكم فيما كنتم فيه تختلفون" (پھر تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے، میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کروں گا)

48۔"الملك يومئذٍ لله يحكم بينهم فالذين آمنوا و عملوا الصالحات فى جنات النعيم" (اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہو گی، وہی ان میں فیصلے فرمائے گا، ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھری جنتوں میں ہوں گے)

49۔"إنّ الله يحكم بينهم في ما هم فيه يختلفون إن الله لا يهدي من هو كاذب كفّار" (یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ (خود) کرے گا، جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا)

50۔"إنّ ربك يقضي بينهم بحكمه و هو العزيز العليم" (آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے سب فیصلے کر دے گا، وہ بڑا ہی غالب اور دانا ہے)

51۔"قل اللهم فاطر السماوات و الأرض عالم الغيب و الشهادة أنت تحكم بين عبادك في ما كانوا فيه يختلفون" (آپ کہہ دیجئے کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، چھپے کھلے کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے)

52۔"قال رب احكم بالحق و ربنا الرحمٰن المستعان على ما تصفون" (خود نبی نے کہا اے رب! انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو)

53۔"قال الذين استكبروا إنّا كلٌّ فيها إن الله قد حكم بين العباد" (وہ بڑے لوگ جواب دیں گے ہم تو سبھی اس آگ میں ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کر چکا ہے)

54۔"ثم رُدُّوا إلى الله مولاهم الحق ألا له الحكم و هو أسرع الحاسبين" (پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جائیں گے، خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہو گا اور وہ بہت جلد حساب لے گا)

## اللہ کے حکم کے خلاف انسانی فیصلہ قابل مذمت ہے

55۔"يتوارى من القوم من سوء ما بُشّر به أيمسكه على هون أم يدسّه في التراب ألاساء ما يحكمون" (اِس بُری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا پھرتا ہے، سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اُسے مٹی میں دبا دے، آہ! کیا ہی بُرے فیصلے کرتے ہیں)

56۔"أم حسب الذين يعملون السيئات أن يسبقونا ساء ما يحكمون" (کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے، یہ لوگ کیسی بری تجویزیں کر رہے ہیں)

57-"أم حسب الذين اجترحوا السيئات أن نجعلهم كالذين آمنوا و عملوا الصالحات سواء محياهم و مماتهم ساء ما يحكمون" (کیا ان لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے، برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں)

58-"أفحكم الجاهلية يبغون و من أحسن من الله حكما لقوم يوقنون" (کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں، یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟)

59-"قل هل من شركائكم من يهدي إلى الحق قل الله يهدي للحق أفمن يهدي إلى الحق أحق أن يُتبع أمن لا يهدي إلا أن يُهدى فما لكم كيف تحكمون" (آپ کہیے کہ تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے کہ حق کا راستہ بتاتا ہو؟ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی حق کا راستہ بتاتا ہے تو پھر آیا جو شخص حق کا راستہ بتاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بغیر بتائے خود ہی راستہ نہ سوجھے؟ پس تم کو کیا ہو گیا ہے، تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟)

60-"ما لكم كيف تحكمون"[1] (تمہیں کیا ہو گیا، تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟)

## اسلامی شریعت کو حکم نہ ماننے کی سزا آخرت کا عذاب ہے

61-"و لو ترى إذ وُقفوا على ربهم قال أليس هذا بالحق قالوا بلى و ربنا قال فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون"(اور اگر آپ اُس وقت دیکھیں جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے؟ وہ کہیں گے بیشک قسم اپنے رب کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے عوض عذاب چکھو)

62-"و يوم يُعرض الذين كفروا على النار أليس هذا بالحق قالوا بلى و ربنا قال فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون"(وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جس دن جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو جواب دیں گے کہ ہاں قسم ہے ہمارے رب کی (حق ہے)(اللہ) فرمائے گا اب اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو)

---

[1] یہ آیت قرآن مجید میں دو جگہ وارد ہوئی ہے، ایک سورۃ الصافات:154، دوسرے سورۃ القلم:36

# زندگی کے تمام شعبے میں اللہ کی نازل کردہ شریعت کو حکم بنانے کے وجوب سے متعلق شیخ صالح بن فوزان الفوزان کی ہدایات

شیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ اپنی کتاب "إعانة المستفيد بشرح كتاب التوحيد" (118/2) میں رقمطراز ہیں:

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو حکم وفیصل ماننا عقیدۂ توحید میں شامل ہے اور اسلامی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون و نظام کو حکم بنالینا اور اُس کے مطابق زندگی گزارنا اور زندگی کے امور و معاملات کو طے کرنا شرک کی اقسام میں سے ہیں، اس لئے کہ کلمۂ توحید "لا إلہ إلا اللہ" کا معنی و مفہوم اور مقتضیٰ یہی ہے کہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو حکم وفیصل مان لیا جائے اور اُسی کے مطابق زندگی گزار دی جائے۔

جس نے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی اور چیز کو حکم بنایا اور اس کے مطابق زندگی گزاری تو اس نے کلمۂ توحید کی تنقیص کی اور کلمہ لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ کے تقاضہ کو پورا نہیں کیا۔

شیخ صالح الفوزان اپنی اِسی کتاب کے صفحہ 119 پر رقمطراز ہیں:

آج لوگ دعوت کے مناہج و اسالیب اور جماعتوں کے طریقے و مناہج کی بات کرتے ہیں، اِن مناہج کی تعیین کے معاملہ میں بھی کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل، مرجع اور حکم بنانا واجب ہے۔ آج افراد و جماعات کے اختیار کردہ دعوتی و تربیتی مناہج میں سے جو کتاب و سنت کے موافق ہو گا وہی صحیح ہے، اُسے اختیار کرنا واجب ہے اور اِن میں سے جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف ہو اُسے مسترد کرنا اور اس سے دور رہنا بھی واجب ہے۔ ہم کسی جماعت یا گروہ یا دعوتی منہج کے لئے تعصب کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں، ہم اِس موقف کو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف سمجھتے ہیں اور اِن خود ساختہ مناہج کے دعاۃ اور جماعتوں کے لئے تعصب کا مظاہرہ کرنے والوں کو گمراہی کی طرف دعوت دینے والا سمجھتے ہیں۔

جو شخص کتاب و سنت کو حکم بنانے کو شرعی عدالتوں تک محدود کرتا ہے وہ غلطی پر ہے، اِس لئے کہ کتاب و سنت کو حکم بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اِن کو تمام امور و معاملات، ہر قسم کے نزاعات و اختلافات، مالی حقوق، مجتہدین وفقہاء کے اقوال، دعوت کے مناہج و اسالیب اور جماعتوں کے اختیار کردہ مناہج و طریقے سب میں حکم وفیصل مانا جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "و ما اختلفتم فيه من شيء" (اور جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو) یہاں اِس آیت میں "شيء" نکرہ شرط کے سیاق میں

استعمال ہوا ہے، اِس میں انسانوں کا ہر قسم کا اختلاف و نزاع شامل ہے، چاہے وہ آپسی جھگڑے ہوں یا مسالک کے اختلافات ہوں یا مناہج و طریقے میں اختلاف کا معاملہ ہو۔ ہمیں دین کے اِس اہم نکتہ کو ہمیشہ کے لئے سمجھ لینا چاہیے، اس لئے کہ کچھ عام لوگ اور میدان دعوت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کتاب و سنت کے فرامین کو حکم بنانے کا دائرہ محدود ہے، صرف شرعی عدالتوں میں نزاعی معاملات اور آپسی جھگڑوں ہی میں قرآن و سنت کو حکم بنانا اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہاں، عدالتوں میں شرعی احکام کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے، لیکن اِس کے دائرہ کو صرف شرعی عدالتوں تک محدود کرنا صحیح نہیں ہے، اِس سے آگے بڑھ کر دیگر معاملات میں بھی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے، ہر قسم کے نزاعی معاملات کو شرعی احکام کے مطابق حل کرنا واجب ہے، چاہے یہ ملکوں کے نزاعی معاملات ہوں یا جماعتوں کے آپسی اختلافات ہوں یا افراد کے باہمی نزاعی معاملات ہوں، یا مسالک و افکار و رجحانات کے آپسی اختلافات ہوں، اِن تمام اختلافی امور میں کتاب و سنت ہی کو حکم بنانا اور شرعی احکام کے مطابق اِن تمام مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔ ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ اِن تمام امور و معاملات میں شریعت کو حکم و فیصل تسلیم کیا جائے۔

رہی یہ صورتحال کہ ہم تحکیم شریعت کو زندگی کے ایک گوشہ تک محدود کر دیں اور دوسرے گوشہ کے تعلق سے خاموشی اختیار کریں اور ہم یہ کہیں کہ لوگوں کو دیگر معاملات میں ان کی چاہتوں کے مطابق عمل کرنے دیا جائے، ہر شخص کو یہ آزادی دے دی جائے کہ وہ اپنے لئے ایک مسلک و منہج کو چن لے۔ ہماری نگاہ میں یہ بہت بڑی تقصیر ہے، اس لئے کہ عدالتی امور، فقہی مسالک کے اختلافات اور دعوتی مناہج و اسالیب ہر معاملہ میں احکام شریعت کی پیروی اور شریعت کی تحکیم ہمارے اوپر واجب ہے، ایک سچے پکے مومن کے لئے یہی صحیح نقش راہ ہے اور شریعت پر عمل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ ہمارے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام کو زندگی کے کسی ایک گوشہ تک محدود کر دیں اور زندگی کے دیگر امور میں احکام شریعت پر عمل کرنے سے آزاد ہو جائیں۔ اِس رویہ کو یا تو جہالت سے تعبیر کیا جائے گا یا پھر اِسے خواہش پرستی کا نام دیا جائے گا۔

آج بہت سے لوگ عدالتوں میں شریعت کی تحکیم و تنفیذ کی بات کرتے ہیں، یہ ٹھیک ہے لیکن دوسری طرف وہی لوگ دینی مناہج اور مسالک کے معاملہ میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں، وہ ان امور میں شریعت کی تحکیم و تنفیذ سے پہلو تہی اختیار کرتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس معاملہ میں لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے، ان کے عقائد، ان کی اصطلاحات اور ان کے مناہج کے بارے میں کچھ نہ کہا جائے، ان چیزوں کے تعلق سے انہیں اُن کے حال پر رہنے دیا جائے۔ یہ گمراہی ہے، یہ قرآن کے کچھ حصے پر ایمان لانے اور کچھ حصے کا انکار کرنے کی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”أفتؤمنون

ببعض الكتاب و تكفرون ببعض فما جزاء من يفعل ذلك منكم إلا خزي في الحياة الدنيا و يوم القيامة يُردّون إلى أشد العذاب" (کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے اس کی سزا اِس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار جھیلے)

یہ ایسا معاملہ ہے کہ اِس سے آگاہ رہنا ضروری ہے۔ یہ ایک عظیم الشان دینی مسئلہ ہے جس سے اکثر لوگ غافل ہیں۔

جو لوگ شریعت کی تحکیم و تنفیذ کی دہائی دیتے پھرتے ہیں ان کی منشا اور چاہت یہ ہوتی ہے کہ صرف خاندانی جھگڑوں، مال و اسباب سے متعلق آپسی اختلافات اور دنیاوی امور تک ہی شریعت کی تنفیذ کو محدود کر دیں اور عقائد و مسالک کے باب میں شرعی احکام کو نظر انداز کر دیں یا اس باب میں شریعت کی طرف رجوع نہ کریں۔

شیخ صالح الفوزان اپنی اِسی کتاب کے صفحہ 135 پر رقمطراز ہیں:

آج شریعت کی حاکمیت کی بات کرنے والے جو کچھ کہہ رہے ہیں اور تحکیم شریعت کو صرف عدالت کے دائرہ کار میں آنے والے امور تک محدود کر دے رہے ہیں اور عقائد کے باب میں شریعت کی حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتے نہ اُسے نافذ کرتے ہیں وہ اِس طرح کی بات کہتے ہیں: لوگ اپنے عقائد کے معاملے میں آزاد ہیں، کوئی اگر یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں تو یہ کہنا ہی اُس کے لئے کافی ہے، چاہے وہ رافضی ہو، جہمی ہو، معتزلی ہو یا کسی اور فرقے سے اس کا تعلق ہو، ہم کچھ متفقہ امور میں ایک ہیں اور جن امور میں ہمارا ایک دوسرے سے اختلاف ہے اُن میں ہم ایک دوسرے کو معذور سمجھتے ہیں۔ یہ اصول و ضابطہ ان لوگوں نے وضع کیا ہے اور وہ اِسے زریں اصول و ضابطہ قرار دیتے ہیں، یہ درحقیقت بعض امور میں کتاب اللہ کی تحکیم ہے اور اس سے زیادہ اہم امور میں کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا ہے، عقیدہ کے باب میں شریعت کی تحکیم آپس کے متنازع فیہ معاملات میں اس کی تحکیم و تنفیذ سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ عقیدہ کی تصحیح، مقامات شرک اور عبادت کے لئے منتخب کی جانے والی قبروں اور مزاروں کو منہدم کرنا اور مشرکین کے ساتھ قتال یہاں تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئیں، اِن معاملات میں میں شریعت کی تحکیم اور اس کے احکام کی تعمیل زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ جو شخص شریعت کی حاکمیت کے صرف ایک پہلو کو لیتا ہے اور عقائد، مسالک اور مناہج کے معاملہ میں شریعت کی حاکمیت کو نظر انداز کر دیتا ہے جبکہ اِن عقائد اور مسلکی و منہجی اختلافات نے اِس وقت مسلمانوں کی اجتماعیت کا شیرازہ منتشر کر رکھا ہے اور جو شخص فقہی مسائل میں اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تمام فقہاء کے اقوال یکساں ہیں، ہم ان کے دلائل پر غور کئے بغیر اِن میں سے کسی ایک قول پر عمل کرتے ہیں، اُس کا یہ قول باطل ہے، اس لئے کہ جو قول صحیح اور مضبوط دلیل سے ثابت ہو جائے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ ہر

طرح کے تنازعات میں کتاب اللہ کی تحکیم ضروری ہے چاہے وہ تنازعات عقائدی ہوں یا قانونی ہوں یا منہجی ہوں یا فقہی ہوں، قرآن کی آیت کے ٹکڑے "فإن تنازعتم في شيء" (کسی بھی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے) میں ہر قسم کے اختلاف کی بات کہی گئی ہے۔ دوسری آیت "و ما اختلفتم فيه من شيء فحكمه إلى الله" (اور جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے) بھی عام ہے، اِس میں بھی ہر قسم کے اختلاف کو اللہ کے حکم کے مطابق ختم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔

یہ لوگ غلطی پر ہیں جنہوں نے حاکمیت کو توحید کا بدل بنا دیا، کیونکہ اِن لوگوں نے ایک پہلو کو لیا اور اس سے زیادہ عظیم الشان پہلو کو ترک کر دیا، یعنی عقیدہ کو، اِن لوگوں نے منہج کے سلسلہ میں شریعت کی رہنمائی کو بھی ترک کر دیا جو یا تو حاکمیت کے مثل ہے یا اُس سے زیادہ اہم ہے، اِسی منہج کے اختلاف کی وجہ سے لوگ گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں، ہر جماعت کا ایک الگ منہج ہے، ہر جماعت کا ایک الگ مسلک ہے۔ ہم منہج کے سلسلہ میں بھی کتاب وسنت کی طرف کیوں نہیں رجوع کرتے ہیں؟ ہم اس منہج ومسلک کو کیوں نہیں اختیار کرتے ہیں جو کتاب وسنت کے موافق ہو؟ اور اس پر کیوں نہیں چلتے ہیں؟

حاصل کلام یہ ہے کہ تمام معاملات میں کتاب وسنت کی تحکیم واجب ہے۔ کچھ چیزوں میں شریعت کو حکم بنانا اور کچھ چیزوں میں حکم نہ بنانا صحیح نہیں ہے۔ جو شخص تمام معاملات میں شریعت کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا ہے وہ شریعت کے کچھ حصے پر عمل کرنے والا اور کچھ حصے کا منکر ہے، چاہے وہ اِسے مانے یا نہ مانے۔ قرآن مجید کی اِس آیت میں اِسی رویہ کی نشاندہی کی گئی ہے "أفتؤمنون ببعض الكتاب و تكفرون ببعض" (کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی بات ختم ہوئی جسے ہم نے معمولی اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کچھ لوگوں نے توحید کی ایک نئی قسم کو اس کی اصل قسموں میں شامل کر دیا ہے اور اسے توحید حاکمیت کا نام دیا ہے۔ توحید کی یہ قسم باطل ہے، اس لئے کہ یہ نئی ایجاد ہے۔ سلف صالحین نے توحید کی جو قسمیں بیان کی ہیں ان میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو ہم کہتے کہ اصطلاح سازی میں مقابلہ آرائی کی کوئی بات نہیں ہے، لیکن یہاں معاملہ یہ ہے کہ توحید کی ایک نئی قسم بنانا صحیح نہیں ہے؛ اس لئے کہ توحید حاکمیت توحید ربوبیت میں اس طور پر شامل ہے کہ حکم اور حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے نیز یہ توحید حاکمیت توحید الوہیت میں اس طور پر شامل ہے کہ بندہ کو ہر اعتبار سے اللہ پاک کی الوہیت کا پابند بنایا گیا ہے اور اس کے بغیر اس کی عبدیت معتبر نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے توحید حاکمیت کو ایک نئی قسم بنانے کی ضرورت نہیں

ہے، اس لئے کہ اسے ایک نئی قسم بنانے کی صورت میں کئی چیزوں میں شریعت کی مخالفت لازم آئے گی، مثلاً حکام کی تکفیر میں جلد بازی۔ تاویل کی گنجائش کے حامل کسی ایک مسئلہ میں بھی اگر حاکم وقت کا عمل خلاف شرع ہو گا تو لوگ کہہ دیں گے کہ یہ کافر ہے اس لئے کہ اس نے توحید حاکمیت کو مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا، اسی لئے کچھ لوگوں نے توحید کی یہ چوتھی قسم ایجاد کی ہے۔"[1]

اِن سطور کے ناقل کا کہنا ہے (اللہ اُسے معاف کرے):

بلاد اسلامیہ پر سامراجی طاقتوں کے تسلط سے قبل امت شریعت کے علاوہ کسی اور چیز کو حکم و فیصل نہیں مانتی تھی، استعماری تسلط سے قبل امت مسلمہ کی زندگی میں صرف شریعت ہی کو مرجع واصل کی حیثیت حاصل تھی۔ جب صلیبیوں کا بلاد اسلامیہ سے انخلاء ہوا تو وہ لوگ اپنے پیچھے اپنے تباہ کن اثرات چھوڑ کر رخصت ہوئے۔ ان کی باقیات میں سے سب سے زیادہ تباہ کن ان کے مناہج اور وہ حکام ہیں جو غیر شرعی قوانین کے ذریعہ حکومت چلاتے ہیں تاکہ دین لوگوں کی زندگی سے دور ہی رہے، لیکن اِس تاریک صورتحال کا امید افزا پہلو یہ ہے کہ سچے و مخلص علماء اِس صورتحال سے آگاہ ہو گئے اور انہوں نے عوام الناس کے سامنے اِس غیر شرعی منہج و مسلک کے خطرات کو واضح کیا اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کو حکم و فیصل ماننے کے وجوب پر کتابیں تالیف کیں۔ ان بیش قیمت تالیفات میں سے چند یہ ہیں:

1۔ تحكيم القوانين، **تالیف: محمد بن ابراہیم آل شیخ**

2۔ وجوب تحكيم شريعة الله، **تالیف: عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز**

3۔ وجوب التحاكم إلى ما أنزل الله و تحريم التحاكم إلى غيره، **تالیف: صالح بن فوزان الفوزان**

4۔ وجوب تطبيق الشريعة في كل عصر، **تالیف: صالح بن غانم السدلان**

5۔ حكم الجاهلية، **تالیف: احمد بن محمد شاکر**

6۔ الكتاب و السنة يجب أن يكونا مصدر القوانين، **تالیف: احمد بن محمد شاکر**

7۔ تحذير أهل الإيمان عن الحكم بغير ما أنزل الرحمٰن، **تالیف: اسماعیل بن ابراہیم الخطیب**

---

[1] شرح الكافية الشافية (3/35) ناشر: مؤسسة الشیخ محمد بن عثیمین الخیریة

8- أثر تطبيق الشريعة الإسلامية في حل المشكلات الاجتماعية، **تاليف: ابراهيم بن مبارك الجوهر**

9- الشريعة الإلهية لا القوانين الجاهلية، **تاليف: عمر بن سليمان الاشقر**

10- العدل في شريعة الإسلام و ليس في الديمقراطية المزعومة، **تاليف: عبدالمحسن بن حمد العباد البدر**

11- أسس الحكم في الشريعة الإسلامية (الشورى- العدل- المساواة)، **تاليف: صالح بن غانم السدلان**

# خاتمہ

الحمدللہ کتاب مکمل ہوئی اور حق واضح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "قل إن ربيّ يقذف بالحق علّام الغيوب قل جاء الحق و ما يبدئ الباطل و ما يعيد" (کہہ دیجئے! کہ میرا رب حق (سچی وحی) نازل فرماتا ہے، وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔ کہہ دیجئے! کہ حق آچکا، باطل نہ تو پہلے کچھ کر سکا ہے اور نہ کر سکے گا)

شیخ عبد الرحمٰن بن سعدی رحمہ اللہ اِس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: "قل جاء الحق" یعنی حق ظاہر اور روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا، حق سورج کی طرح روشنی بکھیرنے لگا، اس کا غلبہ و اقتدار آنکھوں کے سامنے آگیا۔

"و ما يُبدئ الباطل و ما يُعيد" یعنی باطل کا سورج غروب ہو گیا، اس کا بطلان واضح ہو گیا، اس کا غلبہ و اقتدار قصہ پارینہ بن گیا، نہ وہ پہلے کچھ کر سکا اور نہ بعد میں اس کے کرنے کے لئے کچھ باقی رہا۔ شیخ عبد الرحمٰن کی بات ختم ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے احسان و کرم کے حوالہ سے میں اس ذات رحیم و کریم سے دست بدعا ہوں کہ وہ فتنوں سے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے، خاص طور پر گمراہ کرنے والے قائدین و حکمرانوں کے فتنے سے جو لوگوں کو علم کے بغیر گمراہ کرتے ہیں، کیونکہ ایک عالم کی لغزش کا مطلب عالَم کی لغزش ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو برائیوں اور آفتوں سے محفوظ رکھے، انہیں زندگی کے تمام گوشوں میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو حکم و قاضی تسلیم کرنے کی توفیق دے، انہیں دونوں وحی کے دامن کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے والا بنائے اور افراط و تفریط کے بغیر شریعت کے اِن دونوں صاف و شفاف چشمے سے سیراب ہونے والا بنائے، و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه و سلّم تسليماً كثيراً۔


بقلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

یکم صفر، 1440ھ

majed.alrassi@gmail.com

فون نمبر: 00966505906761